1/2 41846 / 287

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ
عید کی نماز کے بعد وہیں عیدگاہ یا مسجد میں لوگ آپس میں ملتے ہیں
مصافحہ کرتے ہیں اور معانقہ بھی کرتے ہیں، اور اس کام کو بڑے اہتمام کے ساتھ
انجام دیتے ہیں، اور اکثر لوگوں کا نظریہ اور خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ ثواب کا کام ہے، حالانکہ
مصافحہ تو پہلی ملاقات کے وقت سنت ہے، جبکہ یہ لوگ نماز سے پہلے ایک ہی جگہ
اکٹھے بیٹھے ہوتے ہیں اور آپس میں محوِ گفتگو ہوتے ہیں۔ اور معانقہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوری زندگی میں ایک یا دو دفعہ ثابت ہے۔ اور پھر اس کے بعد یہ لوگ جب اپنے
گھروں کو واپس لوٹ جاتے ہیں، تو اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں بڑے اہتمام
سے جاتے ہیں جو عید مبارک سے تعبیر کرتے ہیں، اور مصافحہ اور معانقہ کرتے ہیں۔ اور اس کام
کو ثواب کا کام گردانتے ہیں، اور اگر نہ کرے تو باعثِ گناہ سمجھتے ہیں۔

اور ہمارے علاقے کے علماء حضرات عیدگاہ یا مسجد میں نمازِ عید کے فوراً بعد ملنا اور
مصافحہ اور معانقہ کرنا بدعت قرار دیتے ہیں، اور بعض علماء تو اس عمل کو روافض
کا شعار قرار دیتے ہیں۔ اور پھر اس پر "من تشبہ بقوم ....." کا حکم لگاتے ہیں۔

اور جہاں تک عید کی نماز سے واپس آکر اپنے رشتہ داروں کے گھر جانا اور عید مبارک
کیلئے مصافحہ اور معانقہ کرنا ہے تو بعض علماء تو اس کو بھی بدعت قرار دیتے ہیں اور روافض
کا عمل بتاتے ہیں، جبکہ بعض دوسرے علماء اس عمل کو جائز بلکہ ثابت "من زمن الصحابۃ"
بتاتے ہیں۔

اب جوابِ طلب امر یہ ہے کہ کیا یہ دونوں طرح کے عمل کا احادیث، یا صحابہ و تابعین کی زندگی
میں سے ثبوت ملتا ہے یا نہیں اور کیا یہ ثواب کا کام ہے اور کرنا چاہئے یا نہیں؟ یا واقعی یہ عمل
بدعت اور روافض کا شعار ہے اور اسے چھوڑنا چاہئے؟ اگر یہ کام بدعت ہو تو کیا اس کی
وجہ عوام پر سختی کرکے چھڑوانا چاہئے یا لوگوں کو اپنے حال پر چھوڑ کر یہ کام ترک کیا جائے؟
کیونکہ بعض جگہوں میں اس عمل کو بند کرنے سے بہت بڑے انتشار اور فساد پیدا ہونے کا
خطرہ ہے۔

نیز جو ایک جملہ سلف صالحین سے منقول ہے کہ "تقبل اللہ منا ومنکم صالح الأعمال" کیا یہ جملہ مصافحہ
یا معانقہ کو مستلزم ہے یا نہیں؟ مدلل بیان کریں۔

بینوا توجروا۔

المستفتی: ذبیح اللہ

پشاور

فون: 03147006342

دار الافتاء
فتوی نمبر ١٢/١٦٩١

00038

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(او۲)۔۔۔ جن مواقع میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ ثابت اور منقول ہے مثلاً ملاقات کے وقت بالاتفاق یا وداع کے وقت علی الاختلاف، ان مواقع میں تو مصافحہ و معانقہ سنت ہے، اور جن مواقع میں مصافحہ و معانقہ ثابت نہیں ان مواقع میں مصافحہ و معانقہ کرنا فی نفسہ نہ سنت ہے اور نہ ناجائز بلکہ مباح ہے۔

اور عیدین کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ و معانقہ و مبارکبادی کسی صحیح اور مستند حدیث سے ثابت نہیں، لہٰذا جن علاقوں میں اس کو عید کی سنت سمجھا جاتا ہو، اور اسی وجہ سے اس کا اہتمام والتزام کیا جاتا ہو، یا اتنا ضروری سمجھا جاتا ہو کہ نہ کرنے والے کو ملامت کی جاتی ہو تو ایسی صورت میں یہ بدعت اور ناجائز ہوگا جو کہ واجب الترک ہے۔

لیکن مسلمانوں کی کثیر تعداد ایسی بھی ہے جو محض عید کی خوشی اور مسرت کی وجہ سے آپس میں معانقہ و مصافحہ کرتے ہیں، اور ایک دوسرے کو عید مبارک کہتے ہیں وہ اس کو عید کی سنت نہیں سمجھتے، بلکہ محض محبت اور تعلق کا اظہار مقصود ہوتا ہے، لہٰذا ایسی صورت میں مصافحہ و معانقہ اور عید مبارک کہنا مباح اور جائز ہے۔ (مأخذہ: التبویب: ۲۲۰/ ۳۳)

چونکہ سوال میں ذکر کردہ امور اپنی ذات کے اعتبار سے مباح ہیں لہٰذا ان پر بغیر کسی تفصیل کے علی الاطلاق بدعت ہونے کا حکم لگانا درست نہیں، بلکہ ان امور پر سنت یا بدعت ہونے کا حکم لگانے کے لئے مذکورہ بالا تفصیل کا پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

تاہم جن علاقوں میں اوپر ذکر کردہ تفصیل کے مطابق یہ امور بدعت کے زمرہ میں داخل ہوتے ہوں وہاں بھی لوگوں کو ان امور سے روکنے کے لئے کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے انتشار اور اضطراب پیدا ہو درست نہیں، بلکہ وہاں کے مقامی علماء کو چاہئے کہ عوامی اجتماعات میں اور عیدین کے اجتماعات میں مناسب انداز میں عوام پر ان امور کی شرعی حیثیت واضح کریں اور عوام کو یہ بتائیں کہ ان امور کو عید کی سنت سمجھ کر کرنا درست نہیں ہے، اور عید کی سنت سمجھے بغیر محض خوشی اور مسرت کی وجہ سے مصافحہ و معانقہ کرنا اور عید مبارک کہنا مباح اور جائز ہے۔

﴿ادْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ﴾ [النحل: ۱۲۵]

دار الافتاء

(جاری ہے۔۔۔)

00639